

ماہنامہ الحق کی خصوصی اشاعت

حیات و خدمات نمبر

بیاد شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنی

دارالعلوم حقانیہ کے شیخ الحدیث، رونق مسند تدریس حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنیؒ پیشمار اوصاف و کمالات کی حامل شخصیت، گویا تنہا اپنی ذات میں ایک انجمن، علم و عمل دعوت و جہاد سے بھرپور زندگی اور لازوال جدوجہد کو حیطہ تحریر میں لانے کیلئے ادارہ ”الحق“ نے ان کی حیات و خدمات اور عظمت و کمال کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے حسب سابق خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا۔ درجنوں نامور اہل قلم، صحافی، علماء و مشائخ کی تحریرات پر مشتمل خصوصی اشاعت بحمد اللہ چند ماہ کے عرصہ میں ساڑھے چھ سو صفحات کی ضخامت میں شائع ہوا، اسی حوالہ سے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کا پیش لفظ بطور تعارف نذر قارئین ہے۔..... (راشد الحق سمیع)

کسی ہمدردیرینہ کا وصال ملاقات مسیحا و خضر سے بہتر ہے تو ایسے کسی محبت صادق کی جدائی بھی قلب و جگر کے شق ہو جانے سے کم صدمہ نہیں، مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ جیسے محبت مخلص، صدیق حمیم حبیب و خلیل کی جدائی پر قلم نے سربشکست ہو کر عجز و اماندگی کا اظہار کیا، سینکڑوں علماء و مشائخ عمائدین و قائدین پر بلا امتیاز مذہب و نسل سالوں تعزیتی احساسات کا اظہار کرتا رہا، مگر متاع دین و دنیا والد مکرم اور وسیلہ جنت والدہ محترمہ مرحومہ پر ہزار خواہشوں کے باوجود قلم سُن ہو گیا، بعض جگری دوست جن سے تعلق اور رشتے کی بعض اکابر نے ثلث الاثافی سے تشبیہ دی ان کی جدائی پر بھی جذبات و احساسات کے سارے سوتے خشک ہو گئے اور ان کیلئے آہ و شکوں کا اظہار چند کلمات تعزیت و مرثیہ سے بھی نہ کر سکا، عجز و در ماندگی کی ایسی صورتحال اس وقت مولانا مرحوم کے بارے میں ہے تعلق بد و شعور سے قائم ہوا، ایک گاؤں، ایک محلہ، ایک گلی، ایک مدرسہ، ایک درسگاہ میں پلے پوسے، گو مولانا مجھ سے سات آٹھ برس بڑے تھے مگر محبت، تعلق،

اپنائیت، موانست کی ایک دنیا وفات تک قائم رہی، ذہنی یگانگت اور سفر و حضر کی رفاقت کا سلسلہ انکے وصال حقیقی تک نہ صرف قائم بلکہ ہر لحظہ زندہ اور تابندہ رہا۔

حضرت والد صاحب مرحوم کے دیوبند بسلسلہ تدریس جانے سے قبل ہماری قدیم مسجد میں ایک شہوت کے درخت کے نیچے جو طلبہ ان سے مستفید ہوئے ان میں افغان جہاد کے سرخیل مولانا محمد یونس خالص جیسے ذہین وزیرک طالب علم بھی تھے، جو بعد میں اپنے وقت کے امام المجاہدین بنے۔ اسی مسجد کے درخت کے نیچے تقسیم ہند سے چند ماہ قبل (۱۹۴۷ء) دو چار گئے چنے خوش بخت طلبا میں ایک مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ بھی تھے، جو جاتے وقت شیخ الحدیث اور استاد المجاہدین کے تمنغے سینے پر سجا کر رب العالمین کے دربار میں پیش ہوئے اور وہاں سے راضیۃ مرضیۃ کے انعام و اکرام سے سرفراز ہوئے۔

دارالعلوم دیوبند کا آغاز ایک چھوٹی سی مسجد میں انار کے درخت کے نیچے ملا محمود اور ان کے چہیتے شاگرد (شیخ الہند) محمود حسن کے پڑھنے پڑھانے سے ہوا، یہی صورتحال اکوڑہ خٹک کی مسجد سکے زئی میں درخت کے نیچے اُس وقت کے ملا محمود (مولانا عبدالحق) اور ان کے تلامذہ، مولانا خالص اور مولانا شیر علی شاہ کے تعلیم و تعلم کی بنی، اللہ تعالیٰ نے یہ دیوبند اول اور دیوبند ثانی (حقانیہ) کے درمیان ایک تگوبنی مشابہت پیدا فرمائی۔ اس آغاز سے انجام تک علم و عمل، عزیمت و استقامت کی لمبی داستان ہے جس کی کچھ جھلک ماہنامہ ”الحق“ کے اس خصوصی اشاعت کی شکل میں پیش کی جا رہی ہے، یہ جانے والے مرحوم کی خدمات میں دارالعلوم حقانیہ کا ایک معمولی سا نذرانہ عقیدت ہے، جسے بضاعۃ مزجاء کے طور پر ان کی بارگاہ میں تحسین و عقیدت کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، حضرت کے تلامذہ، خدام، متعلقین، احباب اور ملک کے نامور قدر شناس اصحاب علم و فضل کی محبتوں اور محنتوں کا یہ سجا سجا یا گلدستہ وقت کی کمی اور مناسب اسباب کی قلت کے باوجود کسی حد تک آنے والی نسلوں کیلئے علم و عمل کے میدانوں میں رہنمائی کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ مرتبین، منتظمین اور حضرت کے احباب متوسلین اور بالخصوص مقالہ نگاروں کی یہ کوشش قبول فرما کر حال اور مستقبل کی رہنمائی کا ذریعہ بنادے۔